دولة الإمارات العربية المتحدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف

الجمعة: ٢ ذي القعدة ١٤٤٠هـ
الموافق: ٢٠١٩/٧/٥م

پاکیزہ کلمات اور اچھی بات کی فضیلت واہمیت اور اس کا اجر وثواب

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ، وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَطْيَبُ النَّاسِ قَوْلًا، وَأَفْضَلُهُمْ عَمَلًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا* يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا)(١).

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اسلام میں پاکیزہ اقوال وافعال اور عمدہ کلمات وکردار کی بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت ہے باری تعالی جَلَّ جَلالُہُ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہیکہ ہم اپنی گفتگو میں اچھے الفاظ اور عمدہ کلمات استعمال کیا کریں ،اسی طرح نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ نے بھی ہمیں عمدہ بات،کلامِ خیر اور نیک گوئی کی تاکید فرمائی ہے یعنی کلمۂ خیر،اچھی بات ، اور مہذب گفتگو اسلام میں ہروقت مطلوب

(١) الأحزاب : ٧٠ - ٧١ .

ہے،باری تعالی جلّ جلالہٗ اچھے کلمات اور نیک باتوں کو قبول فرماتا ہے اور ان کی قبولیت کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے قرآن کریم فرمارہا ہے :(إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ)[1]. اچھا کلام اسی تک پہونچتا ہے اور نیک عمل اسی کی طرف بلند ہوتا ہے اس آیت کریمہ کے مطابق فقط پاکیزہ کلام اور نیک عمل اللہ تعالی کی طرف بلند ہوتا ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کی بے انتہا قدر و منزلت اور بہت زیادہ عظمت و فضیلت ہے اوران کا کثیر اجر و ثواب ہے[2]

پاکیزہ بات اور عمدہ کلمات کی اہمیت کا شعور رکھنے والو! پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ آیت کریمہ میں مذکور: الْكَلِمُ الطَّيِّبُ: میں وہ تمام نیک کلمات اور پاکیزہ الفاظ شامل ہیں جو اللہ تعالی کو محبوب ہیں جن سے باری تعالی کی رضا اور خوشنودی نصیب ہوتی ہے نیز سننے والوں کو ان کلمات کے ذریعے قلبی خوشی اور دلی مسرت حاصل ہوتی ہے نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ نے کلمۂ خیر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ»[3]. بے شک تم میں سے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا کوئی کلمہ بولتا ہے جس کے بارے میں اس کو گمان بھی نہیں ہوتا

---

(١) فاطر : ١٠.
(٢) تفسير القرطبي : (١٤/٣٢٩).
(٣) البخاري : ٦٤٧٨ ، والترمذي : ٢٣١٩ واللفظ له.

کہ وہ کلمہ کتنی رفعت وبلندی تک پہنچ گیا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس بندہ کے حق میں قیامت تک کیلئے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے، یعنی بسا اوقات محض ایک کلمۂ خیر کی وجہ سے بندے کو اللہ تعالی کی دائمی خوشنودی حاصل ہوجاتی ہے واقعی خیر کی بات کا بے انتہا اجر وثواب ہے بندہ جب بھی خیر اور نیکی کی بات بولتا ہے اور اللہ کی حمد وثنا کا کوئی کلمہ کہتا ہے تو فرشتے اس کا ثواب لکھنے کیلئے سبقت کرتے ہیں اس کی بدولت بارگاہ الہی میں بندے کا تذکرہ ہوتا ہے ایک بار نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الَّذِي تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، وَتَسْبِيحِهِ، وَتَحْمِيدِهِ، وَتَهْلِيلِهِ تَتَعَطَّفُ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، يُذَكِّرْنَ بِصَاحِبِهِنَّ، أَفَلَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَزَالَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ؟»[1]. بلاشبہ تم لوگ اللہ کی عظمت وکبریائی کا جو ذِکر کرتے ہو اور: سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، اور لاالہ الا اللہ، پڑھتے ہو، وہ کلمات، عرش کے اردگرد چکر لگاتے ہیں انکے لئے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ایک قسم کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے وہ اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ بات پسند نہیں کہ کوئی ہمیشہ اس کا تذکرہ کرنے والا اللہ کے پاس موجود ہو جو اس کا تذکرہ کرتا رہے، الحاصل اللہ کا ذِکر بھی: الْكَلِمُ الطَّيِّبُ: میں شامل ہے بلکہ وہ تو سب سے بڑا کلمۂ خیر اور سب سے پاکیزہ کلام ہے ذِکر بہت ہی بابرکت اور محبوب

---

(١) أحمد : ١٨٣٨٨، ومصنف ابن أبي شيبة : ٣٥٠٣٧ .

عمل ہے ذِکر کرنے والوں کو اللہ تعالی اپنی قربت ومعیت عطا فرماتا ہے اور فرشتوں کے نورانی مجمع میں ان کا تذکرہ کرتا ہے ایک حدیث قدسی میں فرمایا گیا: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي، وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ»[1]. خدائے عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھتا ہے، اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسی طرح اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذِکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں، اللہ کا کثرت سے ذِکر کرنا دین ودنیا کی کامیابی کا سبب ہے خداوندِقدوس کا ارشاد ہے: (وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ)[2]. اوران لوگوں کی رسائی پاکیزہ بات (کلمۂ توحید) تک ہو گئی تھی اور وہ اس اللہ کے راستے تک پہنچ گئے تھے جو ہر تعریف کا مستحق ہے، یعنی دنیا میں اللہ تعالی نے ان کو نیک بات اور کلمۂ طیب کی توفیق عطا فرمائی اس طرح ان کو جنت کی راہ مل گئی[3]۔

---

(١) مسلم : ٢٦٧٥ .
(٢) الحج : ٢٤.
(٣) تفسير الطبري: (١٨/٥٩٥) ، وتفسير ابن كثير : (٥/٤٠٨).

اچھی گفتگو اور پاکیزہ کلمات کا اہتمام کرنے والو! عمدہ کلمات اور پاکیزہ بات کے بے انتہا فائدے ہیں اس سے خیر اور نیکی کے دروازے کُھلتے ہیں لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی ترغیب ملتی ہے ان کے اندر اطاعت وعبادت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور نیکی کی ترغیب دینے والے کو عمل کا اور نیکی کرنے کا اجر حاصل ہوجاتا ہے سید الکونین ﷺ کا فرمان گرامی ہے «مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا»[1]. جو شخص (کسی کو) ہدایت اور نیکی کی طرف بلائے، تو اس کیلئے ہدایت پر چلنے والوں کے ثواب کے برابر ثواب ہے مگر عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، پاکیزہ بات اور کلمۂ خیر کہنے کی ایک صورت یہ ہیکہ بھلائی کرنے والوں کو دعادی جائے اور احسان کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا جائے تاکہ ان کے اندر مزید بھلائی اور احسان کا جذبہ پیدا ہو رحمت عالم ﷺ نے ہمیں اس کی ترغیب دی ہے: «مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا؛ فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ»[2]. جس آدمی کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے پس وہ بھلائی کرنے والے سے : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا: کہہ دے (اللہ تعالی تم کو بہت اچھا بدلہ عطا فرمائے) تو اس نے شخص پوری پوری تعریف کردی اسی طرح خیر کا کلمہ عموماً عداوت

---

(١) مسلم : ٢٦٧٤.
(٢) الترمذي : ٢٠٣٥.

اور دشمنی کا خاتمہ کردیتاہے غصے کو زائل کردیتا ہے اور شدت وہیجان کو ختم کرکے نفس کو سکون بخشدیتاہے چنانچہ نبیٔ کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ نے ایک صاحب کو دیکھا جو شدید غصے میں تھے اور غصہ کی وجہ سے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»[1]. یقیناً میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اسے کہہ لے تو اس سے (غصہ کی یہ حالت) جاتی رہے (وہ کلمہ یہ ہے): «أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» پاکیزہ کلمات اور اچھی گفتگو دل کو متاثر کرتی ہے اور بہت نفع بخش ہوتی ہے نرم بات اور عمدہ کلام مخاطب پر اپنا اثر ڈالتا ہے ہمیں عام حالات میں اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی کلمۂ خیر اور نرم بات کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ باری تعالی نے حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما السلام کو یہی حکم دیا تھا اور فرعون جیسے دشمن سے بھی نرم بات کرنے کی تاکید فرمائی تھی: (فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى)[2]. پس تم دونوں اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا (اللہ سے) ڈر جائے یعنی تم دونوں اس سے نرم، سَہل عمدہ اور پاکیزہ گفتگو کرنا[3] یہ ایک حقیقت ہیکہ اچھی بات دلوں میں محبت کے بیج بودیتی ہے لوگوں کے قلوب میں الفت ومحبت پیدا کردیتی

(١) البخاري : ٦١١٥.
(٢) طه : ٤٤.
(٣) تفسير ابن كثير : (٢٩٥/٥) .

ہے معاشرے میں رواداری انسیت اور تعلق کو عام کردیتی ہے اور اس کے اجر وثواب کوآسمان تک رفعت اور بلندی ملتی ہے باری تعالی نے پاکیزہ بات اور کلمۂ طیبہ کی بڑی عمدہ مثال بیان فرمائی ہے:(أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ* تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ)[1].کیاآپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالی نے کلمۂ طیبہ کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے کہ وہ ایک پاکیزہ درخت کے مشابہ ہے جس کی جڑ خوب مستحکم ہو اور اس کی شاخیں اونچائی میں جارہی ہوں وہ اللہ کے حکم سے ہر موسم میں اپنا پھل دیتا ہو اور اللہ تعالی لوگوں کے واسطے اس لئے مثال بیان فرماتا ہے تاکہ وہ خوب سمجھ لیں،یعنی پاکیزہ کلمہ زمین پر بولا جاتا ہے جبکہ اس کا اجر وثواب آسمان میں درج کیا جاتاہے اور محفوظ ہوجاتا ہے[2]خیر کا کلمہ اور نیکی کی بات والدین، اہل وعیال اور اقارب کے ساتھ احترام ومحبت کو بڑھادیتی ہے اور ان کے ساتھ مودت والفت کو مضبوط کردیتی ہے اور دوستوں اور پڑوسیوں کے ساتھ محبت وتعلق اور میل ملاپ کو پختہ کردیتی ہے خیر کی بات اور نیکی کی ترغ اللہ جل جلالہ کی رضا اور اور کثیر اجر کا سبب ہے باری تعالی کا فرمان ہے:(لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ

---

(١) إبراهيم : ٢٤ - ٢٥ .
(٢) تفسير البغوي : (٣/٣٧).

إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)[1].لوگوں کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی خیر کی بات نہیں ہوتی اِلّا یہ کہ کوئی شخص صدقے کا یا کسی نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے اور جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایسا کرے گا ہم اس کو زبردست ثواب عطا کریں گے

حضرات ِسامعین و معزز خواتین! اسی طرح ضرورت مندوں فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ نرم گفتگو اللہ کو پسند ہے ان لوگوں کے ساتھ شیریں اور بھلی بات کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے اس سے ان کی عزت اور خودداری محفوظ رہتی ہے جبکہ ترش بات اور تند لہجے سے ان کے دل کو ٹھیس پہونچتی ہے اور ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے اللہ رب العزت نے ہمیں ان کے ساتھ نرمی و مہربانی اور سہولت سے بات کرنے کا حکم دیا ہے[2]:(وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا)[3].اور ان سے مناسب اور بھلی بات کہا کرو، ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے:(فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيْسُورًا)[4].پس ان کے ساتھ نرمی سے بات کیا کرو بلاشبہ لوگوں سے خیر کی بات کہنا اور ان کو دین و دنیا کی بھلائی کی

---

(١) النساء : ١١٤ .
(٢) تفسير ابن كثير : (٦٩/٥)
(٣) النساء : ٨.
(٤) الإسراء : ٢٨

بات بتانا بہت بڑی نیکی ہے اس میں صدقہ کا اجر ہے[١] چنانچہ حدیث پاک میں اچھی بات کو صدقہ فرمایا گیا ہے: «الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ»[٢]. اچھی بات صدقہ ہے، بلکہ کبھی کبھی اِس قولی اور زبانی صدقہ کا ثواب مالی اور مادی صدقہ کے ثواب سے بھی بڑھ جاتا ہے جیساکہ خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: :(قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ)[٣]. خیر اور بھلائی کی بات کہہ دینا اور درگذر کردینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا اور تکلیف پہنچائی جائے اور اللہ بڑا بے نیاز بہت بردبار ہے، یا اللہ یا کریم ہم کو کلمۂ خیر اور بھلی بات کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے*** فاللَّهُمَّ ارْزقْنَا أَطْيَبَ الْأَقْوَالِ وَأَحْسَنَ الْأَعْمَالِ، ووفّقنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[٤].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) تفسير الطبري : (٥/٥٢٠).
(٢) متفق عليه .
(٣) البقرة : ٢٦٣.
(٤) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! ہماری ہر بات ایک امانت اور ہماری ہر گفتگو ایک ذمہ داری ہے اور اس کے بارے میں ہم سے پوچھ گچھ ہوگی، ہمارا ہر قول فرشتے پوری مستعدی کے ساتھ درج کررہے ہیں باری تعالی کا فرمان ہے: (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ)[1]. وہ کوئی لفظ منھ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اسکے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے، اس فرمان الہی کا تقاضا ہیکہ ہم اس بات کا استحضار کریں کہ ہم جو کچھ اپنی زبان سے بول رہے ہیں یا اپنے قلم سے لکھ رہے ہیں یا سوشل میڈیا پر یا کسی بھی ذریعے سے اس کا اظہار کررہے ہیں ملائکہ علیہم السلام ہماری یہ ساری باتیں ہمارے نامۂ اعمال میں محفوظ کررہے ہیں پس اگر ہماری زبان اور ہمارے قلم سے اچھی اور سچی بات نکلی تو یہ ہمارے لئے باعث اجر وثواب ہوگی ورنہ یہی بات ہمارے لئے باعث عذاب وعقاب ہوگی لہذا ہم جھوٹ، بدگوئی، غیبت اور چغلی وغیرہ

(١) ق : ١٨.

سے پرہیز کریں اور اپنی زبان سے صرف نیکی اور بھلائی کی بات کہیں اور فقط پاکیزہ بات اور خیر کا کلمہ ادا کریں ایک عربي شاعر نے کیا خوب کہا ہے

فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْءٍ يَسُرُّكَ فِي الْقِيَامَةِ أَنْ تَرَاهُ(١)

جسکو دیکھ کر تم کو قیامت میں خوشی حاصل ہو ایسی بات کے سوا کوئی بھی بات اپنے ہاتھ سے مت لکھو

ہم پر لازم ہیکہ ہم روزمرہ کی زندگی میں پاکیزہ گفتگو اور کلمۂ خیر کا استعمال کریں اور اپنے گھروں میں اور اپنی مجلسوں میں اس کا اہتمام کریں تاکہ ہمارے گھر اور ہمارے معاشرے کے بڑوں کو اس خوبي کا ادراک و استحضار رہے جب ہم ہر وقت پاکیزہ گفتگو اور کلمۂ خیر کا اہتمام کریں گے اور اپنے بچوں کو اسکی تعلیم و ترغیب دیتے رہیں گے تو ان کے کانوں میں فقط خیر اور نیکی کی بات پہونچے گی اور وہ صداقت اور نیک گوئی کی خصلت کے ساتھ بڑے ہوں نیکی اور خیر کی بات کہیں گے بدگوئی فحش کلام اور جھوٹ وغیرہ سے محفوظ رہیں گے اور لغو، اور بے ہودہ باتوں کے سننے سے اعراض واجتناب کریں گے اس طرح ہم سب کو اللہ تعالی کی رحمت و مغفرت نصیب ہوگی اور دین ودنیا کی کامیابي اور سعادت مندی حاصل ہوگی رسول رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ، أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ»(٢). اللہ تعالی اس بندے پر رحم فرمائے جس نے

(١) العقد الفريد لابن عبد ربه : (٢/٨٧).
(٢) البيهقي في شعب الإيمان: ٤/٢٤١.

بات کی پس اپنی بات سے غنیمت اور فائدہ حاصل کیا یا پھر خاموش رہا اور آفت و مصیبت سے محفوظ رہا آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الٰہَ العلمین ہم کو اور ہمارے بچوں کو نیک بات اور کلمۂ خیر کی توفیق عطا فرما اور ہمارے معاشرے کو جھوٹ بدگوئی غیبت اور چغلی وغیرہ سے پاک کردے اور ہم کو دین ودنیا کی کامیابی عطا فرمادے

*** هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.** وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

(١) الأحزاب: ٥٦.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا وَلِوَالِدَيْهِ، وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، أَوْ وَقَفَ وَقْفًا يَعُودُ بِالْخَيْرِ عَلَى عِبَادِكَ، أَوْ تَنْتَفِعُ بِهِ ذُرِّيَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.